Lesson-22

(Notes)

ومنها قوة التمييز الذى به تفهم الخطاب

فقه القلوب

کتاب کا نام: موسوعة فقه القلوب فی ضوء القرآن والسنة

مؤلف: محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ التویجري

تدریس: ڈاکٹر فرحت ہاشمی

المقدمة (صفحه33-32)

فالله سبحانه قد ركب في النفس الإنسانية قوىً مختلفة:

فمنها قوة العدل الذي يزين لها الإنصاف، ويحبب إليها موافقة الحق.

ومنها قوة الغضب والشهوة اللذان يزينان لها الجور والظلم، ويعميانها عن طريق الرشد.

تو اللہ سبحانہ وتعالی نے تحقیق مختلف قوتیں انسانی نفس کے اندر رکھ دی ہیں،تو ان میں سے(قوتوں میں سے) ایک عدل کی قوت ہے۔ وہ جو خوبصورت بنایا جاتا ہے اس کے لیے انصاف،(انسان اسی وجہ سے انصاف پسند ہے کہ انصاف کو اس کے لیے مزین کر دیا جاتا ہے کیونکہ اس کے اندر عدل کی قوت ہے)، اور محبت ڈالی جاتی ہے اس کی طرف حق کی موافقت کی،(حق کا ساتھ دینے کی اس کے اندر ایک محبت اور کشش ہے)

ان ہی میں سے غضب اور شہوت کی قوت بھی ہے،وہ جو خوبصورت بنا دیا جاتا ہے اس کی طرف جور و ظلم کو۔

اور اندھا کر دیتی ہے اس کو(انسان / نفس کو) رشد یا ہدایت کے طریقے سے،(انسان کا غضب اور شہوت جب انسان پر غالب آتا ہے تو اسے حق کا راستہ یا صحیح راستہ نظر نہیں آتا)۔

ومنها قوة الفهم الذي يليح لها الحق من قريب، وينير لها ما في الظلمات، فترى الحق واضحاً جلياً.

ومنها جهل يطمس عليها الطريق، ويساوي عندها بين السبل، فتبقى النفس في حيرة تتقلب، ويهجم بها على الطرق المجانبة للحق والهدى.

انہی میں سے ایک فہم کی قوت بھی ہے، جو اس کے لیے حق کو قریب سے واضح کر دیتی ہے، اور روشن کر دیا جاتا ہے اس کے لیے جو کچھ اندھیروں میں ہے، تو تم دیکھ سکتے ہو حق کو واضح اور روشن، اسی طرح سے (انسان کے اندر) جہالت بھی ہے، اس پر راستے کو ماند کر دیتا ہے اور برابر کر دیتا ہے اس کے نزدیک بہت سے راستوں کو (اس کو سارے راستے ایک جیسے ہی دکھتے ہیں، بعض لوگوں کے نزدیک نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا ایک برابر ہے)، تو نفس حیرت میں رہ جاتا ہے اور الٹ پلٹ ہوتا رہتا ہے (جہالت کی وجہ سے انسان تردد میں رہتا ہے اور کوئی فیصلہ نہیں کر پاتا) اور وہ حق اور ہدایت سے کنارہ کشی اختیار کر کے دوسرے راستوں پر چلا جاتا ہے۔

ومنها قوة التمييز الذي به تفهم الخطاب، وتعرف به الأشياء على ما هي عليه.

ومنها قوة العقل الذي يعين النفس المميزة على نصرة العدل، وإيثار الحق، وكراهية الباطل، ورفض ما قاد إليه الجهل والشهوة، والغضب المولد للعصبية و حمية الجاهلية.

انسان کے اندر قوت تمیز بھی ہے یہ وہ قوت ہے جس سے انسان بات کو سمجھتا ہے، اور اسی سے چیزیں پہچانی جاتی ہیں کہ وہ کس چیز پر ہیں (ان کا مقام کیا ہے؟ ماں باپ کا کیا مقام ہے کونسی چیز کہاں رکھنی ہے)۔

اور اسی سے انسان کے اندر ایک قوت عقل بھی رکھی ہے، جو مدد کرتی ہے تمیز کرنے والے نفس کو عدل کی مدد پر (عقل کے ذریعہ انسان نفس کو قائل کر سکتا ہے عدل کی طرف جانے میں)

اور حق کو ترجیح دینا اور باطل کو ناپسند کرنا، اور وہ انکار کر دیتا ہے جس کی طرف جہل اور شہوت لے جاتی ہے، اور غصہ جو عصبیت کی پیداوار ہوتا ہے اور جاہلیت غیرت کی۔

وكل بني آدم خطاء، وخير الخطائين التوابون.

ومن عثر على شيء مما طغى به القلم، أو زلت به القدم، فليبادر إلى النصيحة..ويدرأ بالحسنة السيئة.. ويعفو ويصفح عن عثرات الضعاف.. ويحضر بقلبه أن الإنسان مهما كان هو محل الخطأ والنسيان، والضعف والنقصان.. وأن الحسنات يذهبن السيئات.. والمؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضاً.

اور سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو خوب توبہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور جو کوئی واقف ہوا / مطلع ہو گیا اس چیز میں سے قلم جس کے ساتھ سر کشی کرتا ہے،(کوئی ایسی چیز لکھ دی جو نہیں لکھنی چاہیئے تھی)

یا اس کے ساتھ قدم پھسل گیا، چاہیے کہ نصیحت کی طرف جلدی کرے،(اگر کوئی اس کو نصیحت کر رہا ہے تو اس کو لینے میں جلدی کرے اور اگر کسی اور کا قلم سر کش ہو گیا ہے تو اس کو بھی نصیحت کرنے میں جلدی کرے)،

اور دور کرے نیکیوں سے برائی کو، اور در گزر کرے، کمزور لوگوں کی غلطیوں کو معاف کر دے، اور انسان حاضر ہوتا اپنے دل کے ساتھ کتنی بھی غلطیاں کر جائے، کتنا بھی بھول جائے، کمزور ہو، کتنی بھی کمی کر جائے، اور بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، اور مومن دوسرے مومن کو اسی طرح سے مضبوط کرتا ہے جیسا کہ عمارت کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔

واحذر من الشيطان أن ينقلك من روضة الدعاء والنصيحة إلى بحر العداوة، وسكين الغيبة والنميمة، وسوء الظن، فتلدغ لدغ العقرب، وتلسع لسع الحية، وتنهش نهش الأسد.

اور شیطان سے بچو کہ وہ تمہیں دعا اور نصیحت کے باغ سے دشمنی کے سمندر کی طرف منتقل کر دے (لے جائے)

(یعنی شیطان بعض اوقات انسان کو ان دو اچھائیوں سے نکال کر اس خرابی کی طرف لے جاتا ہے، دعا مانگنے اور نصیحت قبول کرنے سے دل ہٹاتا ہے)

اور غیبت، چغل خوری اور برے گمان کی چھری کی طرف، اور بچھو کی طرح ڈنک مارتا ہے اور سانپ کی طرح ڈستا ہے، اور شیر کی طرح بھنبھوڑتا ہے۔

وتقذف بهذه السموم في مقال مقروء، أو بيان متلو، يوهمك الشيطان أنك ناصح، ويركبك وأنت لا تدري، ويسوقك إلى جهنم بعصا الكبر والخديعة، لتقول على الله بلا علم، وتذم الخلق بما ليس فيهم، فتزيد آثامك، ويأخذ الناس حسناتك، وتقدم على الله مفلساً نادماً.

اور ان زہروں کے ساتھ الزام لگاتا ہے پڑھے جانے والے آرٹیکل میں، ایسے بیان میں جو پڑھا جاتا ہے،(حالانکہ تم تو زہر پھیلا رہے ہو)، شیطان تمہیں وہم ڈالے گا کہ تم لوگوں کو نصیحت کررہے ہو اور تم پر سوار ہو جائے گا اور تمہیں پتا بھی نہیں چلے گا،اور وہ تمہیں جہنم کی طرف لے جائے گا تکبر اور غرور کے عصا کے ساتھ، تاکہ تم اللہ کے بارے میں بغیر علم کے باتیں کرو،اور لوگوں کو اس چیز پر ملامت کرو جو ان کے اندر نہیں ہے،تو زیادہ ہو جائیں گے تمہارے گناہ،اور لے جائیں گے لوگ تمہاری حسنات،اور تم سامنے آؤگے اللہ کے مفلس اور نادم بن کر۔

وكل ما نرجوه ونسعى إليه.. أن يرضى الله عنا وعن جميع الخلق.. وأن يستعملنا فيما يحبه ويرضاه.. وأن يرزقنا جميعاً الاستقامة على عبادته وطاعته والعمل بشرعه.. وأن يدخل الناس في دين الله أفواجاً.. ويعرفوا ربهم..ويتعلموا أحكام دينهم.. ويعبدوا ربهم مخلصين له الدين ولو كره الكافرون..وأن يرزقنا بعد ذلك الجنة.. في مقعد صدق عند مليك مقتدر:

(اِنۡ اُرِيۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ مَا اسۡتَطَعۡتُ‌ؕ وَ مَا تَوۡفِيۡقِىۡۤ اِلَّا بِاللّٰهِ‌ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَ اِلَيۡهِ اُنِيۡبُ (هود-88)

اور ہر وہ چیز جس کی ہم امید رکھتے ہیں اور اس کی طرف کوشش کرتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اللہ ہم سے بھی راضی ہو جائے اور سب سے راضی ہو جائے، اور وہ ہمیں استعمال کرلے اس چیز میں جس سے وہ محبت رکھتا ہے اور جس کو وہ پسند کرتا ہے، اور ہم سب کو اپنی عبادت، اطاعت اور شریعت پر عمل کرنے پر استقامت عطا کرے، اور یہ کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو جائیں، اور اپنے رب کو پہچان لیں، اور اپنے دین کے احکامات کو جان لیں اور اپنے رب کی عبادت کریں صرف اس کے لیے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے چاہے کافر ناپسند کریں، اور یہ کہ اس کے بعد ہمیں جنت کا رزق عطا کرے، سچائی کے مقام پر اس ملک مقتدر بادشاہ کے پاس۔

"نہیں میں نے ارادہ کیا مگر اصلاح کرنے کا جو میری استطاعت تھی، اور میری توفیق نہیں مگر اللہ کے ساتھ اسی پر میں نے توکل کیا اور اسی کی طرف میں نے رجوع کیا۔"

سیکھنے کی باتیں

- انسان قدرتی طور پر انصاف پسند ہے۔ جب کوئی ظلم کرتا ہے تو انسان چاہے خاموش رہے لیکن اس کا دل اس کی موافقت نہیں کرتا، چاہے وہ ظلم اس کے والدین یا محبوب ہستی کیوں نہ کر رہی ہو کیونکہ عدل وانصاف اس کی فطرت میں رکھ دیا گیا ہے، اسی وجہ سے انسان ان کی طرف مائل بھی ہوتا ہے۔
- ایک طرف انسان کے اندر عدل ہے تو دوسری طرف غضب اور شہوت ہے اور اسی کی وجہ سے وہ ظلم پر آمادہ ہو جاتا ہے۔
- جس انسان پر شہوت غالب آجائے تو وہ جاننے کے باوجود بعض اوقات حرام رستوں پر چل پڑتا ہے کیونکہ اس شہوت اور غضب نے اس کو اندھا کر دیا ہوتا ہے اور وہ انصاف نہیں کر پاتا۔
- جن لوگوں کے پاس علم نہیں ہوتا وہ یہی کہتے ہیں کہ کیا ہوا اگر ایسا کرلیں یا ویسا کرلیں دونوں برابر ہیں، سیدھا اور ٹیڑھا راستہ ان کو برابر لگتا ہے اور یہ انسان کے اندر کی جہالت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

- جب عدل کی قوت ابھرے گی تو غضب دب جائے گا، جب فہم کی قوت زیادہ ہو گی تو جہل کم ہو جائے گا۔
- جہالت رستے کو مٹا دیتی ہے، جو بہت سے رستے نظر آتے ہیں ان کو ایک کر دیتی ہے اور انسان کو پتہ ہی نہیں چلتا / فرق نہیں پڑتا کہ اسے جانا کہاں ہے۔ انسان حیرت میں بھٹکتا رہتا ہے کہ کدھر جاؤں، حق اور ہدایت سے ہٹ جاتا ہے۔
- ہدایت کا نور مجاہدہ سے آتا ہے اور پھر اسی مجاہدہ سے حکمت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔
- قوت تمیز بہت زبردست قوت ہے جس کو انسان کے اندر رکھا گیا ہے۔
- تمیز کا مطلب ہے۔to distinguish
- organize ہونے کا بھی یہی مطلب ہے

.Place for everything and everything in its place

- بعض لوگ بات out of context لے جاتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے، جس سے ایک اچھی چیز بری اور ایک خراب چیز اچھی نظر آنے لگتی ہے۔

- انسان کی عقل اسے مدد دیتی ہے اپنے نفس کو قابو کرنے میں اور پھر وہ صحیح غلط میں تمیز کرنے والا ہوتا ہے۔
- پہلے مصنف نے ساری قوتوں کے الگ الگ نام لیے اور پھر ان سب کے اوپر عقل کی قوت کو رکھا ہے کیونکہ یہی قوت باقی قوتوں کو کنٹرول کرتی ہے اور ان کی رہنمائی بھی کرتی ہے۔
- ہمارے جسم میں جتنی بھی قوتیں ہیں ان میں سب سے بڑی قوت عقل ہے جس کی بنا پر انسان اور غیر انسان میں فرق ہے۔
- ایک مجنون کے پاس قوت تمیز نہیں ہوتی، بچے کے پاس قوت تمیز نہیں ہوتی کیونکہ ابھی اس کی عقل mature نہیں ہوتی۔

التوابون کی صفات:

1۔ وہ نصیحت جلدی قبول کرتے ہیں

2۔ بھلائیوں سے برائیوں کو دور کرتے ہیں

3۔ کمزوروں کی غلطیوں کو معاف کر جاتے ہیں۔

- دعا وہی کرتا ہے جو خطاکار ہوتا ہے اور اپنی غلطی کو مان لیتا ہے۔
- شیطان کی دشمنی یہ ہے کہ نصیحت پکڑنے اور دعا کرنے سے انسان کو بہکاتا ہے۔

- انسان اپنا غصہ نکال کر سمجھتا ہے کہ وہ نصیحت کر رہا ہے اور اسے دوسروں کو ذلیل کرنے، طعنہ زنی کرنے کا حق حاصل ہو گیا ہے، یہ اصل میں نفس کا بہت بڑا دھوکہ ہوتا ہے۔
- نصیحت کی آڑ میں ہم غیبت، چغل خوری اور بدگمانیاں کر رہے ہوتے ہیں اور اس سے اصلاح کا مقصد تو حاصل ہوتا ہی نہیں۔
- کتنے والدین اپنے بچوں کے ساتھ یہی رویہ رکھتے ہیں کہ وہ یہ سب ان کی تربیت کے نام پر کر رہے ہوتے ہیں، اور پھر بچوں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ بہت تمیز دار ہوں، تو یہ ممکن نہیں۔
- شیخ عبد القادر جیلانی کہتے ہیں کہ "جب تک تیرا غرور اور غصہ باقی ہے، اس وقت تک اپنے آپ کو نیک لوگوں میں شمار نہ کر۔"
- تکبر کی وجہ سے ہی غصہ ہوتا ہے، غیبت اور چغل خوری زیادتی اور ظلم سب اسی کی پیداوار ہیں۔
- دین کے مبلغ اور علمبرداروں کے لیے یہ چیزیں بہت نقصان دہ ہوتی ہیں، یہ ظاہر کرتی ہیں کہ ان میں اچھا اخلاق نہیں آیا، وہ اپنے نفس کے دھوکے سے بچ نہ سکے، اپنی ظاہر کی حرکتوں کو ٹھیک نہیں کر سکے کیونکہ اللہ نے انسان کے اندر جو قوتیں رکھی تھیں ان کی صحیح آبیاری نہ ہو سکی۔
- جب تک اللہ کی پہچان اور اللہ کا ڈر نہ ہو تب تک دنیا کی کوئی قوت انسان کو توبہ اور اصلاح کی طرف نہیں لا سکتی۔
- توبہ اصل میں اصلاح کا پروگرام ہے۔ انسان بار بار شرمندہ ہو گا، اللہ کی طرف پلٹے گا اور آخر کار وہ غلطی سے رک ہی جائے گا۔

Website Link

https://data.alhudamedia.com/Media/Tarbiyyah/Fiqh_al-Qulub/Fiqh_al-Qulub-0022-Al-Muqaddimah_Wa_Minha_Quwatu_al-Tamyizi_Allazi_Bihi_Tufhamu_Al-Khitabu_Page_32-33.mp3